رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ

ایڈیٹر محمد قاسم علی احمدی

بدر

قادیان

تار کا پتہ بدر قادیان

تار بجائے اشاعت ہر انگریزی ماہ کی ۷، ۱۴، ۲۱، ۲۸۔

جلد ۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۳۰ شعبان ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۸ نومبر ۱۹۳۵ء | نمبر ۳۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے سالانہ اجتماع میں شمولیت کی دعوۃ عام

اس سال خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ ۲۵-۲۶-۲۷ دسمبر کو ہوگا۔ اس میں شمولیت کے لئے ہر اس شخص سے درخواست کی جاتی ہے۔ جو اسلام سے محبت رکھتا اور دین کے متعلق تحقیق کرنا ضروری سمجھتا ہے آج کل احرار جماعت احمدیہ کے خلاف جگہ بجگہ بالکل غلط اور جھوٹی باتیں مشہور کرتے پھرتے ہیں۔ ہر حق پسند کو چاہیئے کہ اس بارے میں خود تحقیقات کرے۔ جس کے لئے بہترین موقعہ سالانہ جلسہ ہے۔ اس میں شمولیت کے لئے تشریف لانے والے اصحاب کے کھانے اور رہائش کا انتظام جماعت احمدیہ کے ذمہ ہوتا ہے پس حق پسند اصحاب ضرور تشریف لائیں اور بچشم خود جماعت احمدیہ کے حالات ملاحظہ فرمائیں:

احرار!

رسالت کے عدو احرار کیا ارشاد کرتے ہیں
حکومت سے تو آزادی دلادی ہم کو مدت سے
مسلماں بھولے بھالے ہیں یہ پالیسی کو کیا سمجھیں؟
ہوئے ناراض جس سے جھٹ اوسے مرزائی بتلایا
یہ مرزائی بڑے کافر ہیں بائی کاٹ لازم ہے
یہیں موجود تھے حضرت یہیں موجود مرزائی
جو ظفر اللہ[1] بنا ممبر تو مرزائی بنے کافر
حوالے جو وہ دیتے ہیں کتابوں سے نہیں ملتے
مسلمانوں کو بہکاتے ہیں آپس میں لڑیں جھگڑیں
دلِ مسلم میں بوتے بیج ہیں بے اتفاقی کا
ہمیں تو اس قدر معلوم ہے اس کفر بازی سے
مسلمانوں کی حالت پہلے ہی کمزور ہے حضرت
اگر اسلام کا مطلب یہی سمجھے ہیں احراری

مسلمانوں کو کافر کہکے دل کو شاد کرتے ہیں
مگر اب قوم کو مذہب سے بھی آزاد کرتے ہیں
نئی ترکیب سے اب اور فنڈ ایجاد کرتے ہیں
اب ان کی کفر بازی کی بیاں روداد کرتے ہیں
یہی ہے قول احراری کا ہم بھی صاد کرتے ہیں
مگر چپ چاپ تھے یہ آج کیوں فریاد کرتے ہیں
نہیں تو اور پھر یہ کون الحاد کرتے ہیں
یہ اپنے دل سے ہی فقرے کئی ایجاد کرتے ہیں
یہ شیرازۂ قومی کو یونہی برباد کرتے ہیں
مگر دعوے یہ ہے اسلام کی امداد کرتے ہیں
یہ اپنی قوم کی ہے کھوکھلی بنیاد کرتے ہیں
نہیں امداد کر سکتے تو کیوں بیداد کرتے ہیں
بصد آداب عرض اُن کو مبارک باد کرتے ہیں

(رحیم علی ارشد از بدوملی)

[1] آنریبل چوہدری ظفر اللہ خان صاحب سلمہ اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احرار اور ثناء اللہ اپسیمیں نیٹ لیں

پری رخ امرتسری رند نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ افتراء کیا ہے۔ کہ حضورؑ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کو اس قدر بلند کیا کہ خدا بنا دیا جیسا کہ اسی پرچہ میں امرتسری فاختہ نازنین کے جواب میں مفصل مضمون میں نے لکھا ہے۔ ناظرین اس سے معلوم کر لیں گے۔ ثناء اللہ کے خلاف احرار یہ راگ گاتے پھرتے ہیں۔ کہ بانی سلسلہ احمدیہ اور جماعت احمدیہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس قدر ہتک کی ہے اور آپ کا درجہ اتنا گھٹایا ہے۔ کہ مسیح موعودؑ کو آنحضرت صلعم سے افضل قرار دے لیا ہے۔ اسی طرح آریہ کہتے ہیں۔ کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے شرک کی تعلیم دی ہے اِن دشمنانِ صداقت و منکرین رسالت کے ایسے بیانوں سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ احمدی جماعت صراط مستقیم پر ہے اور یہ سب بھٹکتے پھرتے ہیں۔ کہ ایک دشمن تو سلسلہ احمدیہ کو افراط کرنے والا بتاتے ہیں اور ایک دشمن احمدیوں کو تفریط کی طرف لیجاتے ہیں۔ دونوں کے خیالات سے یہ صحیح نتیجہ نکلتا ہے کہ واقعی احمدی اوس راہ پر گامزن ہیں جو افراط و تفریط دونوں کے بین بین ہے کہ نہ وہ افراط کر کے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا بناتے ہیں نہ تفریط کر کے آپ کی ہتک کرتے ہیں۔ بلکہ دونوں کے درمیان جو راستہ ہے وہ اس پر قائم ہیں اور وہی صراط مستقیم ہے۔ ورنہ چاہیئے یہ تھا۔ کہ اگر احمدی سلسلہ آنحضرت صلعم کی ہتک کرنے والا ہوتا تو سب دشمنوں کو وہ ہتک ہی نظر آتی نہ کہ ایک دشمن اس کو حد سے بڑھنا قرار دیکر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو خدائی کے درجہ پر پہنچانے والے بتاتے۔ اور اگر احمدی سلسلہ آنحضرت صلعم کو حد سے بڑھانے والا اور خدا بنانے والا پایا جاتا تو سب دشمنوں کو یہی نظر آتا کہ احمدی تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا کے برابر (معاذ اللہ) سمجھتے ہیں نہ کہ ان کی ہتک کر کے توہین رسول کے مرتکب ہوتے ہیں پس دو دشمنوں کا ایک ہی ذات کے متعلق دو ایسے الزام احمدیوں پر لگانے جو ایک کے ماننے سے دوسرے کی تردید خود بخود ہو جاتی ہے۔ کیونکر درست ہو سکتا ہے۔ لہذا نتیجہ ظاہر ہے کہ دراصل دونوں دشمن جھوٹے ہیں۔ اور ان کی عقلیں ماری گئیں۔ اور علم مسخ ہو چکے ہیں۔ جو ضالین اور مغضوبین کی راہ پر چل رہے ہیں۔ اور احمدی اس صراط مستقیم پر ہیں۔ جو غیر المغضوب والضالین والا ہے۔ پس پہلے احرار اور امرتسری بدشعار آپسمیں ایک دوسرے سے تبادلہ خیالات کر کے فیصلہ کر لیں۔ کہ احمدی دراصل افراط کر رہے ہیں۔ یا تفریط پھر وہ ہمارے منہ لگیں ورنہ ان کے باہمی متضاد افتراء سے جو ایک دوسرے کے خلاف ہے احمدیوں کی صداقت ثابت شدہ ہے کہ احمدی نہ درجہ گھٹاتے ہیں نہ بڑھاتے ہیں۔ بلکہ ان دونوں راہوں کے درمیان درمیان سیدھے راہ پر چلتے ہیں۔ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا جو حقیقی رتبہ اور مقام ہے وہی وہ مانتے ہیں ؎

کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

قابل توجہ موصیان!

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ضمیمہ الوصیت میں وصیت کو دو اخباروں میں شائع کرانا موصی کیلئے ضروری قرار دیا ہے۔ لیکن ۳۵ء سے پہلے کے موصیوں نے وصایا کو اخباروں میں شائع نہیں کیا ہے۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کی تعمیل ضروری ہے۔ اور بغیر اس کے بعض دفعہ وصیت کا مال وصول کرنے میں دقتیں بھی ہوتی ہیں۔ اِس لئے اس اعلان کے ذریعہ تمام موصیان کو اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ وہ جلد سے جلد اپنی وصایا کو دو اخباروں میں شائع کرائیں۔ چونکہ یہ کام فرداً فرداً ہر شخص کے لئے مشکل ہے۔ اس لئے مجلس نے اس کے لئے عام وصیت مقرر کر دیئے ہیں۔ پس ہر موصی عام جلد سے جلد خزانہ صدر انجمن میں ارسال کر دیں۔ تاکہ ان کی طرف سے اعلان کرایا جا سکے۔ جن موصیوں نے اس طرف توجہ نہ کی ان کے سرٹیفکیٹ منسوخ کر دیئے جائیں گے۔ اگر کسی نے اعلان کرایا ہوا ہو تو ان اخباروں کا حوالہ ارسال کر دیں۔

(محمد سرور شاہ سکرٹری بہشتی مقبرہ ۱۱/۳۵)

فیصلہ مجلس مشاورہ ۳۵ء

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مشاورۃ ۳۵ء میں احباب کے مشورہ سے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ "جن موصیوں نے جائداد کی وصیت کی ہوئی ہے۔ ان کی اس جائداد کی آمدنی کے علاوہ باقی ہر قسم کی دوسری آمدنیوں پر ان کو حصہ آمد ضرور ادا کرنا چاہیئے" یعنے ان کو ماہوار آمدنی کی وصیت بھی کرنی چاہیئے۔

اس وقت اس فیصلہ کو چھ ماہ سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے۔ لیکن احباب نے اس فیصلہ کی تعمیل کی طرف توجہ نہیں کی۔ چونکہ اس فیصلہ کی تعمیل ضروری ہے اس لئے ایسے احباب کو جلسہ سالانہ تک حصہ آمد کی وصیت کر دینی چاہیئے۔ ورنہ پھر ایسے موصیان کے نام مجلس کارپرداز میں سرٹیفکیٹ کی منسوخی کے لئے پیش کر دیئے جائیں گے۔

(محمد سرور شاہ سکرٹری بہشتی مقبرہ ۱۱/۳۵)

نوٹ اور ۳۵ء یہ تینوں ٹائیٹل پری رخ۔ رند۔ فاختہ نازنین ثناء اللہ صاحب کے ہماری طرف سے نہیں پہلے دو اس کے اپنے مسلمہ اور تیسرا بریلی کی درگاہ سے انکو مدت سے حاصل شدہ ہے جب چاہیں ہم سے اس کا ثبوت لے لیں (ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاروق

جلد ۲۰ ❊ قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۳۵ء ❊ نمبر ۳۱

کیا احرار واقعہ میں مباہلہ کرنا چاہتے ہیں؟

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ کچھ عرصہ سے لیڈرانِ احرار لوگوں پر یہ ظاہر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ گویا وہ تو مباہلہ کرنے کے خواہش مند ہیں۔ لیکن امام جماعت احمدیہ اس سے گریز کر رہا ہے۔ میں افسوس سے کہنا چاہتا ہوں۔ کہ احرار کا یہ اعلان قطعاً درست نہیں۔ اور تقویٰ اور طہارت کے بالکل خلاف ہے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ احرار سلسلہ احمدیہ اور اس کے بانی پر یہ اعتراض کرتے تھے کہ ان کے نزدیک رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم (نعوذ باللہ من ذالک) بانی سلسلہ احمدیہ کا درجہ بالا ہے۔ اور یہ کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت نہیں کرتے بلکہ آپ کی ہتک کرتے ہیں۔ اور اسی طرح یہ کہ بانئے سلسلہ احمدیہ اور جماعت احمدیہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے قادیان کو (نعوذ باللہ من ذالک) افضل سمجھتے ہیں۔ اور اگر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی اینٹ سے اینٹ بھی بج جائے تو بھی وہ خوش ہوں گے۔ میں نے اس الزام کی تردید کی اور ان امور پر جماعت احرار کو مباہلہ کا چیلنج دیا۔ اور اپنی طرف سے یہ شرطیں پیش کیں کہ

(۱) پانچ سو یا ہزار آدمی دونوں طرف سے مباہلہ میں شامل ہوں۔ اور یہ لوگ امام جماعت احمدیہ اور ناظرانِ سلسلہ احمدیہ اور پانچ لیڈران احرار کے جن کے نام دیئے گئے تھے اور جن کی شمولیت ضروری قرار دی گئی تھی علاوہ ہوں۔

(۲) مباہلہ لاہور یا گورداسپور میں ہو۔

(۳) دونوں طرف کے نمائندے مل کر تفصیلات طے کر لیں۔ اور اگر میری مقرر کردہ شرائط میں تبدیلی مناسب ہو تو وہ بھی تراضئ فریقین سے کی جا سکتی ہے اور

(۴) ان مراحل کے بعد مباہلہ کی تاریخ کا اعلان کیا جائے۔ جو تصفیہ شرائط کے بعد پندرہ دن کے وقفہ پر ہو۔ ان میں سے ایک بات بھی نہیں۔ جو احرار نے تسلیم کی ہو۔ اور باوجود اس کے وہ شور مچا رہے ہیں کہ وہ مباہلہ کے لئے تیار ہیں۔

میرے اس اعلان پر مظہر علی صاحب اظہر نے یہ کہا تھا۔ کہ وہ قادیان میں مباہلہ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے یہ الفاظ تھے "ہم مرزا محمود کو کوئی موقع نہیں دینا چاہتے۔ کہ وہ مباہلہ سے پہلو تہی کر سکے۔ ہاں یہ ضرور ہوگا۔ کہ مباہلہ قادیان میں ہو" (مجاہد ۲ر اکتوبر ۳۵ء صفحہ ۲) چونکہ میں سمجھتا تھا۔ کہ یہ لوگ کم از کم دین کے ایسے اہم معاملہ میں ہنسی مذاق سے کام نہ لیں گے میں نے اعلان کر دیا کہ اگر قادیان پر انہیں اصرار ہے تو بہت اچھا ہمیں منظور ہے۔ مگر باقی شرائط کا تصفیہ ہو جانا ضروری ہے۔ اور میں نے فیصلہ جلد کرانے کے لئے اپنی طرف سے نمائندوں کی ایک کمیٹی بھی مقرر کر دی جنہوں نے تصفیۂ شرائط کے لئے زعمائے احرار کو الگ الگ رجسٹری چٹھیاں لکھیں۔ مگر ان میں سے کسی کی طرف سے بھی کوئی جواب نہیں ملا۔ اگر احرار ثابت کر دیں کہ یہ رجسٹری چٹھیاں ان کو نہیں ملیں یا یہ کہ انہوں نے ان کا جواب بذریعہ ڈاک دے دیا تھا تو میں ایک سو روپیہ احرار کو انعام دینے کے لئے تیار ہوں۔ اور اس غرض کے لئے مسٹر سیف الدین صاحب کچلو کو ثالث ماننے کو تیار ہوں۔ جب بھی احرار چاہیں جماعت احمدیہ کا نمائندہ ایک سو روپیہ مسٹر کچلو کے پاس جمع کرا دیگا۔ اس کے پندرہ دن کے اندر احرار اپنا ثبوت کچلو صاحب کے سامنے پیش کر دیں۔ اور اگر کچلو صاحب ان کے حق میں فیصلہ کریں تو روپیہ ان کو دے دیں۔ اور اگر فیصلہ ہمارے حق میں ہو یا پندرہ دن کے اندر احرار ثبوت پیش نہ کریں۔ تو روپیہ جمع کرانے والے کو واپس مل جائے۔

الغرض احرار کی طرف سے ہمارے کسی خط کا بذریعہ تحریر جواب نہیں دیا گیا۔ آخر بار بار زور دینے پر اظہر صاحب نے میرے نام ۱۴ر اکتوبر کو ایک تار بھیجا۔ یہ عجیب بات ہے کہ اس موقع پر بھی کوئی چٹھی نہیں بھجوائی گئی حالانکہ اس قدر پہلے تار بھجوانا بالکل بے معنی تھا۔ کہ وہ ۲۳ر نومبر کو مباہلہ کے لئے آجائیں گے۔ اس کا جواب ناظر شعبۂ تبلیغ جماعت احمدیہ کی طرف سے ۱۶ر اکتوبر کو دیا گیا۔ جس میں یہ لکھا گیا۔ کہ پہلے حسب اعلان شرائط کا تصفیہ ہونا ضروری ہے۔ اس کے بعد مباہلہ کی تاریخ مقرر ہوگی اس کا جواب احرار کی طرف سے آج تک نہیں ملا۔ لیکن باوجود اس کے وہ لوگوں کو یہ دھوکہ دے رہے ہیں۔ کہ وہ مباہلہ کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن امام جماعت احمدیہ اس سے گریز کرتا ہے۔ اگر میرا یہ دعویٰ غلط ہے۔ کہ ۱۶ر اکتوبر کو ان کے نام ان کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تار کے جواب میں ایک چٹھی ہماری جماعت کی طرف سے بھیجی گئی۔ یا یہ غلط ہے کہ اس چٹھی کا جواب اس وقت تک ناظر دعوت و تبلیغ کو بذریعہ چٹھی احرار کی طرف سے نہیں ملا تو میں اس پر ایک سو روپیہ مزید انعام مقرر کرتا ہوں۔ اور اس کے لئے بھی مسلمانوں کے مشہور لیڈر مسٹر سیف الدین صاحب کچلو کو ثالث تسلیم کرنے کو تیار ہوں۔ اگر وہ دونوں طرف کے کاغذات کو دیکھ کر اور ثبوت سُنکر یہ فیصلہ کر دیں۔ کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے کوئی ایسی تحریر نہیں بھیجی گئی یا یہ کہ اس تحریر کا جواب احرار کی طرف سے بذریعہ خط ناظر دعوت و تبلیغ جماعت احمدیہ کو دے دیا گیا تھا تو ایک سو روپیہ مجلس احرار کو ہماری طرف سے ادا کر دیں۔ ورنہ ان کے خلاف فیصلہ ہونے پر یا اس صورت میں کہ پندرہ دن کے اندر اندر وہ اپنا ثبوت مسٹر کچلو کے پاس پیش نہ کریں۔ تو وہ رقم روپیہ جمع کرانے والے کو واپس کر دی جائے گی۔ جب بھی احرار چاہیں۔ یہ روپیہ مسٹر کچلو صاحب کے پاس ہمارا کوئی نمائندہ جمع کرا دے گا۔ اگر احرار دیانت سے کام لے رہے ہیں۔ تو یہ فیصلہ جو میں خود انہیں کے ایک ہم مذہب کے سپرد کرتا ہوں۔ وہ اس کے لئے آمادہ ہو جائیں۔ اور مقررہ انعام ہم سے وصول کر لیں ؛

یہ درست ہے۔ کہ احرار نے ہمارے چیلنج کے جواب میں اخباروں میں یہ اعلان شائع کیا تھا کہ انہیں سب شرائط منظور ہیں۔ لیکن حقیقتاً یہ درست نہیں تھا۔ کیونکہ اول اگر انہیں سب شرائط منظور تھیں تو کیوں انہیں ان شرائط کے تحریر میں لانے سے گریز تھا۔ دوسرے میری شائع کردہ شرطوں میں یہ شرط بھی شامل تھی کہ دونوں طرف کے نمائندے ملکر آخری ڈھانچہ شرائط کا طے کر لیں۔ لیکن جب وہ جماعت احمدیہ کے نمائندوں کو جواب تک نہیں دیتے تھے تو اس شرط کا پورا ہونا تو الگ رہا شرطوں کے پورا ہونے کا امکان تک بھی باقی نہ رہا تھا۔

جب معاملہ اس حد تک پہنچا اور میں نے دیکھا کہ ایک طرف تو احرار شرطوں کو تحریر میں نہیں لاتے اور دوسری طرف مباہلہ کے بہانے سے لوگوں میں کانفرنس کی تیاری کی تحریک کر رہے ہیں۔ تو میں نے مناسب سمجھا کہ اب اس معاملہ میں دوٹوک فیصلہ ہو جانا چاہیئے۔ چنانچہ میں نے اس خیال سے کہ شاید احرار میرے اخباری اعلانات کا جواب دینے میں اپنی ہتک محسوس کرتے ہوں۔ (گو اس میں ہتک کی کوئی بات نہ تھی) میں نے ناظر دعوت و تبلیغ کو اپنا نمائندہ ہونے کی تحریر لکھدی۔ اور یہ تحریر بذریعہ رجسٹری ۱۵ نومبر کو انہوں نے مجلس احرار کو بھجوا کر خواہش کی کہ وہ ان سے شرائط کا تصفیہ کر لیں۔ لیکن آج تک اس کا بھی کوئی جواب احرار کی طرف سے نہیں دیا گیا۔ اگر میرا یہ بیان درست نہیں تو میں اس کے غلط ثابت کرنے کے لئے بھی مزید ایک سو روپیہ کی رقم مجلس احرار کے لئے بطور انعام مقرر کرتا ہوں۔ اگر وہ یہ ثابت کر دیں۔ کہ ایسا رجسٹری خط انہیں نہیں بھجوایا گیا یا یہ کہ اس رجسٹری کا جواب وہ میری اس تحریر سے پہلے ناظر دعوت و تبلیغ کو تحریراً بھجوا چکے ہیں۔ تو ایک سو روپیہ جو میرا کوئی نمائندہ پہلے سے مسٹر کچلو کے پاس جمع کرا دے گا۔ مسٹر کچلو احرار کے سپرد کر دیں گے۔ لیکن اگر وہ میری بات کو غلط ثابت نہ کر سکے۔ یا روپیہ جمع کرانے کے بعد پندرہ دن کے اندر انہوں نے مسٹر کچلو کے پاس اپنا ثبوت پیش نہ کر دیا۔ تو پھر یہ روپیہ جمع کرانے والے کو واپس دے دیا جائے گا۔

دوسری حرکت جس کا ارتکاب احرار کی طرف سے ہو رہا تھا یہ تھی کہ وہ اس مباہلہ کے چیلنج کو قادیان میں کانفرنس کے انعقاد کا ذریعہ بنا رہے تھے۔ میں نے اس امر کا ثبوت پیش کر کے اپنے اشتہار مورخہ ۷ نومبر کے ذریعہ اعلان کر دیا کہ اگر احرار فی الواقع مباہلہ کرنا چاہتے ہیں نہ کہ کانفرنس یا جلسہ تو اخباروں میں اعلان کر دیں۔ کہ وہ زمانہ مباہلہ میں قادیان میں علاوہ مجلس مباہلہ کے وہ کوئی اور کانفرنس یا جلسہ نہیں کرینگے نہ اپنی طرف سے نہ ماتحت مجالس کی طرف سے اور نہ افراد کی طرف سے۔ اور یہ کہ وہ صرف انہیں لوگوں کو ساتھ لائیں گے جن کے نام مباہلہ کی فہرست میں آجائیں جو فہرست کے شائع شدہ شرائط کے مطابق پانچ سو یا ہزار سے زاید نہیں ہونی چاہیئے۔ سوائے دس یا پندرہ فی صدی کے جو بطور ریزرو رکھے جائیں تا غیر حاضروں کی جگہ ان سے پُر کی جائے۔ اور میں نے لکھا تھا کہ ایسی تحریر ہمیں قبل از وقت دینے کی صورت میں ہم قادیان میں ہی مباہلہ کرنے پر تیار ہونگے۔ اور اگر وہ یہ تحریر نہ دیں اور ایسا اعلان نہ کریں تو اس کے یہ صاف معنے ہوں گے کہ وہ مباہلہ کو کانفرنس کا بہانہ بنانا چاہتے ہیں (تفصیل کے لئے دیکھو میرا اشتہار مطبوعہ ۷ نومبر ۳۵ء) مگر افسوس کہ اس وقت تک ان کی طرف سے نہ تو یہ اعلان ان الفاظ میں ہوا ہے۔ جن الفاظ میں کہ میرا مطالبہ تھا۔ اور نہ ہی ایسی کوئی تحریر ہمارے مطالبہ کے مطابق ہمیں دی گئی ہے۔ اگر یہ میرا بیان درست نہیں۔ تو اس کے لئے بھی میں شرائط مندرجہ بالا کے مطابق ایک سو روپیہ کا مزید انعام مقرر کرتا ہوں۔ جماعت احمدیہ کے نمائندے احرار کے اشتہارات اور نیز بعض گواہوں کی گواہیوں سے یہ ثابت کریں گے۔ کہ مباہلہ کے علاوہ احرار اس موقع پر قادیان میں ایک اور اجتماع بھی کرنا چاہتے تھے۔ اگر احرار اس کی تردید کر دیں۔ کہ کانفرنس کی تحریک کا کوئی اشتہار ان کے قادیان کے کارکن اور صدر کی طرف سے شائع نہیں ہوا۔ اور یہ کہ ان کے زعماء نے مختلف جگہوں میں مباہلہ کرنے والے کے سوا دوسرے لوگوں کو بھی اس موقع پر قادیان میں جمع ہونے کی تحریک نہیں کی اور جلسہ اور تقریروں کی امید نہیں دلوائی۔ تو وہ اس کا اعلان کر دیں۔ جس پر جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سو روپیہ کچلو صاحب کے پاس جمع کروا دیا جائے گا۔ جو احرار کے ثبوت کو سچا سمجھنے کی صورت میں ان کو بلا توقف یہ رقم دے دیں گے۔ ورنہ عدم ثبوت یا پندرہ دن تک ثبوت پیش نہ کرنے کی صورت میں یہ رقم روپیہ جمع کرانے والے کو واپس کر دیں گے۔ ہاں یہ شرط ہوگی۔ کہ میرے ان سب مطالبات کی جن کے متعلق میں نے انعامات مقرر کئے ہیں۔ اکٹھی تحقیق کی جائے۔ ایک ایک کو الگ لینے کی اجازت نہ ہوگی۔ تاکہ معاملہ لٹکتا نہ چلا جائے۔ سوائے اس صورت کے کہ احرار ان مطالبات میں سے بعض کے متعلق اپنی غلطی تسلیم کر لیں۔ کہ اس امر بارہ میں ہم سے غلطی ہو گئی ہے۔ اس لئے صرف فلاں فلاں معاملے کی ہم تحقیق کرانا چاہتے ہیں ؛

اگر احرار کو مسٹر سیف الدین صاحب کچلو کی شخصیت پر اعتراض ہو۔ تو میں اس امر کے لئے بھی تیار ہوں۔ کہ مسٹر عبید اللہ یوسف علی صاحب آئی۔ سی۔ ایس ریٹائرڈ یا سر محمد یعقوب یا مولانا ابوالکلام صاحب آزاد میں سے کسی کو ان امور کے تصفیہ کے لئے تجویز کر دیا جائے۔ مذکورہ بالا اشخاص میں سے جس پر بھی احرار کو اعتماد ہو میں شرائط مذکورہ بالا کے مطابق فیصلہ ان پر چھوڑنے کے لئے تیار ہوں۔ اور احرار کی منظوری کے بعد مقررہ روپیہ فوراً جماعت احمدیہ کی طرف سے ان کے پاس جمع کرا دیا جائے گا۔

برادران! اگر احرار کو مباہلہ کرنا مطلوب ہے نہ کہ کانفرنس تو قادیان پر انہیں کیوں اصرار ہے۔ کیا شریعت کی رو سے قادیان کے باہر مباہلہ ہو نہیں سکتا۔ یا کیا نعوذ باللہ من ذالک اللہ تعالیٰ کی قادیان میں حکومت ہے اور باہر اس کی حکومت نہیں ہے۔ ہمارے لئے تو ایک وجہ موجود ہے کہ حکومت نے احرار کو قادیان میں کانفرنس سے روکا ہوا ہے۔ مگر وہ مباہلہ کے بہانہ سے اپنا اجتماع کر کے حکومت کے حکم کو رد کرنا چاہتے ہیں۔ دوسرے قادیان مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بعد اور ان سے اُتر کر ہمارا مقدس مقام ہے اور ہم نہیں چاہتے کہ ایک جوش کے موقع پر وہاں لوگ جمع ہوں۔ اور فساد کی کوئی صورت پیدا ہو۔ مگر احرار کو قادیان میں مباہلہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے اور اگر یہاں مباہلہ کرنے کی کوئی غرض ہو بھی تو مباہلہ والوں کے علاوہ دوسرے لوگوں کو جمع کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے اور ان کا اصرار کرنا کہ یا تو ہم مباہلہ قادیان میں کریں گے ورنہ نہیں کریں گے ایک ایسی بات ہے جس کی نسبت ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ وہ بالکل غیر ضروری اور بالکل نامعقول ہے۔

اب میں مسٹر مظہر علی صاحب اظہر کے اس جواب کو لیتا ہوں۔ جو انہوں نے حکومت کو بھجوایا اور اخبارات میں شائع کرایا ہے۔ آپ اس میں لکھتے ہیں :-

"آپ کی چٹھی نمبر ۳۴۷ ایس۔ ایس۔ بی مورخہ ۲ جولائی ۳۵ء کے (متن میں) گورنمنٹ کا جو فیصلہ درج کیا گیا تھا۔ اس کے مطابق مجوزہ سالانہ تبلیغ کانفرنس ترک کر دی گئی تھی۔ مرزا محمود احمد نے اس پر مجلس احرار کو چیلنج دینا شروع کر دیا۔ کہ وہ مباہلہ کے لئے رضامند ہیں۔ آؤ انہوں نے مجلس کے لیڈروں کو اپنے معتقدوں کے ہمراہ قادیان آنے اور ان کا مہمان بننے کے لئے اخبار الفضل مطبوعہ ۶ اکتوبر ۳۵ء میں دعوت دی تھی۔ اس لئے مجلس کو مجبوراً یہ چیلنج قبول کرنا پڑا۔" (بندے ماترم ۲۰ نومبر ۳۵ء)

اس چٹھی سے مسٹر مظہر علی صاحب نے چیف سکرٹری صاحب گورنمنٹ پنجاب پر اور اس کو شائع کر کے عوام الناس پر یہ اثر ڈالنے کی کوشش کی ہے کہ (۱) احرار نے چونکہ قادیان میں کانفرنس ملتوی کر دی تھی۔ اس وجہ سے امام جماعت احمدیہ نے انہیں چیلنج دینا شروع کر دیا۔ یعنے ان کی اس مجبوری سے ناجائز فائدہ اٹھا کر انہیں لوگوں میں ذلیل کرنا چاہا۔ (۲) احرار قادیان آنے کا ارادہ ترک کر چکے تھے۔ مگر چونکہ امام جماعت احمدیہ نے انہیں قادیان آنے کا چیلنج دیا۔ وہ اس چیلنج کو قبول کرنے پر مجبور ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ احرار پر رحم کرے۔ کہ وہ اسلام کو اس طرح پر بدنام نہ کریں۔ کیونکہ یہ دونوں باتیں صریح جھوٹ ہیں۔ یہ بات بالکل غلط ہے۔ کہ چونکہ احرار کو قادیان میں کانفرنس کرنے سے روک دیا گیا تھا۔ اس لئے میں نے احرار کو مباہلہ کا چیلنج دینا شروع کر دیا۔ میرا مباہلہ کا چیلنج لاہور یا گورداسپور کے لئے تھا اگر میں نے اس ممانعت سے ناجائز فائدہ اٹھانے کے لئے چیلنج دیا ہوتا تو میں قادیان آنے کا چیلنج دیتا نہ کہ لاہور یا گورداسپور کا۔ دوسری بات بھی یعنے یہ کہ احرار نے قادیان آنے کا ارادہ ترک کر دیا تھا۔ مگر جب میں نے ان کو چیلنج دیا۔ کہ وہ قادیان آکر مباہلہ کریں۔ تو مجبوراً انہوں نے اس چیلنج کو قبول کیا۔ ویسی ہی جھوٹ ہے جیسی کہ پہلی بات۔ انہوں نے ہرگز میرے چیلنج پر مجبور ہو کر قادیان آنے کا ارادہ نہیں کیا۔ بلکہ خود انہوں نے مجھے مجبور کیا کہ میں قادیان میں مباہلہ کروں۔ چنانچہ ۲ اکتوبر ۳۵ء کے مجاہد میں مظہر علی صاحب اظہر کی جو تقریر شائع ہوئی ہے۔ اس کا عنوان یہ ہے

"مرزا محمود کی دعوت مباہلہ کا کیفیت موت طاری کر دینے والا جواب۔ **مباہلہ قادیان میں ہونا چاہیئے۔** مرد ہو تو بال بچوں سمیت میدان میں نکل آؤ۔" پھر اصل اعلان میں یہ فقرہ درج ہے "ہم مرزا محمود کو کوئی موقع نہیں دینگے کہ وہ مباہلہ سے پہلوتہی کر سکے۔ **ہاں یہ ضرور ہوگا کہ مباہلہ قادیان میں ہو۔**" (مجاہد ۲ اکتوبر ۳۵ء)

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ میرے مجبور کرنے پر انہوں نے قادیان آنا منظور نہیں کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلکہ خود انہوں نے اپنی طرف سے یہ شرط لگائی۔ کہ وہ صرف قادیان میں مباہلہ کر سکتے ہیں۔ باہر نہیں۔ اس کے بعد احرار کا حکومت کو یہ لکھنا کہ ہم تو قادیان نہ جاتے تھے۔ مرزا محمود نے ہمیں مجبور کر کے قادیان بلوایا ہے۔ کیا کسی عقلمند انسان کے نزدیک بھی درست ہو سکتا ہے؟ اور کیا یہ فعل دیانتداری کا فعل سمجھا جا سکتا ہے؟ میں مذکورہ بالا دونوں امور کے لئے بھی سو سو روپیہ مزید انعام مقرر کرتا ہوں۔ کہ

(۱) اگر میرے اعلانات سے یہ نتیجہ نکل سکے کہ میں نے مباہلہ کا چیلنج اس لئے دیا تھا۔ کہ احرار کو قادیان آنے کی ممانعت تھی۔ یا

(۲) یہ ثابت ہو جائے کہ احرار تو قادیان آنے کو تیار نہ تھے۔ مگر میں نے انہیں مجبور کیا۔ کہ وہ ضرور قادیان آ کر ہی مباہلہ کریں۔ تو سو سو روپیہ مزید انعام ان دونوں باتوں کے ثابت ہونے پر مجلس احرار کو جماعت احمدیہ کی طرف سے دیا جائے گا۔ اور اس انعام کے تصفیہ کے لئے بھی میں مذکورہ بالا شرائط اور مذکورہ بالا ناموں سے کسی ایک کو پیش کرتا ہوں۔ کیا میں امید کروں کہ مجلس احرار ان امور کے لئے مذکورہ بالا شرائط کے ماتحت مذکورہ بالا لوگوں میں سے کسی ایک سے فیصلہ کرانے کو تیار ہو گی؟ یہ لوگ سب کے سب غیر احمدی ہیں۔ اور احرار کے ہم مذہب ہیں اور مسلمانوں کے مسلمہ لیڈر ہیں۔ اور ان میں سے کسی ایک کی نسبت بھی یہ شبہ نہیں کیا جا سکتا۔ کہ وہ احرار کے مقابل پر میری رعایت کریں گے۔ بلکہ ہر انصاف پسند تسلیم کرے گا۔ کہ میں نے گویا خود احرار کے اپنے ہم مذہبوں کے سپرد ان امور کا فیصلہ کر دیا ہے۔ مگر اس فیصلہ کے لئے یہ شرط ہو گی۔ کہ تحریری صورت میں بادلائل دیا جائے۔ اور دونوں فریق کے دلائل کو نقل کر کے وجوہ فیصلہ لکھی جائیں۔ اور دونوں فریق کو ایک ایک نقل اس کی فوراً دے دی جائے تاکہ بعد میں اس فیصلہ کو شائع کیا جا سکے۔

برادران! میں اس بارہ میں جو کچھ کر سکتا تھا۔ وہ میں نے کر دیا ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ آپ اللہ تعالیٰ کے خوف کو دل میں رکھ کر انصاف سے کام لیں گے۔ اور احرار کی اس دھوکہ دہی کا ازالہ کریں گے۔ کہ وہ لوگوں کو یہ کہتے پھرتے ہیں۔ کہ احمدی مباہلہ سے گریز کرتے ہیں۔ جو بالکل جھوٹ اور غلط ہے۔ ہم اب بھی مباہلہ کے لئے تیار ہیں۔ لیکن شرط یہ ہے۔ کہ پہلے دونوں فریق کے نمائندے آپس میں تحریری طور پر شرائط طے کر لیں۔ اور مجلس مباہلہ کے لئے ایک مسلمہ فریقین صدر مقرر ہو جاوے۔ جو اس امر کا ذمہ دار ہو کہ مسلمہ فریقین شرائط کی پابندی کی جائے گی۔ اور مباہلہ لاہور یا اور کسی ایسے مقام پر جو طرفین کے لئے پر امن اور مناسب ہو۔ وقوع میں آ جائے۔ لیکن اگر اب بھی احرار کو قادیان میں مباہلہ ہونے پر اصرار ہو۔ تو پھر اس صورت میں انہیں چاہیئے۔ کہ میری شائع کردہ شرائط کے ماتحت سمجھوتہ کر لیں۔ اس صورت میں ہم ان کے ساتھ مل کر حکومت کو لکھ دینگے کہ مباہلہ قادیان میں دونوں فریق کی ذمہ داری پر ہو گا۔ اور کسی قسم کی بدنظمی کا خطرہ نہ ہو گا۔ اور اگر یہ بھی منظور نہ ہو۔ تو آؤ۔ یوں کر لیں۔ کہ فریقین مباہلہ کے الفاظ کی تعیین کر لیں۔ اور دونو فریق اپنے اپنے الفاظ پر دستخط کر کے ایک دوسرے کو دیدیں۔ تاکہ رسالہ کی صورت میں اسے شائع کر دیا جائے۔ آخر مباہلہ کی دعا خواہ تحریر میں آئے۔ یا زبانی کی جائے۔ ایک سا اثر رکھتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ جس طرح مونہہ کی باتیں سنتا ہے قلم کی تحریر سے بھی آگاہ ہوتا ہے لیکن اگر ان سب باتوں کے باوجود احرار مباہلہ پر تو تیار نہ ہوں۔ لیکن غلط بیانی سے کام لیتے چلے جاویں۔ تو انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں غلط بیانیوں کا نکھار ہو کر رہیگا۔ ان کی غلط بیانیاں چند دن تک انہیں نفع دے سکتی ہیں۔ مگر ہمیشہ کے لئے نہیں۔ بعض لوگ جوش کی حالت میں اگر ان کے فریب میں آ بھی جائیں تو بے شک آ جائیں۔ مگر صداقت آخر غالب آ کر رہے گی۔ اور جلد یا بدیر دنیا پر کھل جائے گا۔ کہ یہ سب کارروائی احرار نے شہید گنج کی غلطیوں پر پردہ ڈالنے کے لئے کی تھی۔ ایک زندہ اور خبردار خدا کے ہاتھ میں ہماری قسمتیں ہیں۔ وہ اس جھوٹ کو کبھی سرسبز نہیں ہونے دیگا۔ وہ اس دھوکہ کو قائم نہیں رہنے دیگا۔ اس مالک یوم الدین خدا کے پاس ہماری اپیل ہے۔ کہ وہ احرار کے اس افتراء کی قلعی کھول دے اور مسلمانوں کو سمجھ دے۔ کہ ان کے اس فریب میں نہ آئیں۔ اور بے گناہوں کو بے وجہ ہدف ملامت نہ بنائیں۔ کہ یہ فعل خدا تعالیٰ کی نگاہ میں پسندیدہ نہیں۔ فتح یہ نہیں۔ کہ انسان جھوٹ سے لوگوں کو اشتعال دلا دے۔ فتح یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے لئے سچائی پر قائم رہے۔ کہ کافر بھی لوگوں کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف جھوٹ بولکر اشتعال دلانے کی کوشش کریں۔ تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ لیکن نہ آقا کے مقابلہ میں یہ دھوکہ دیر تک قائم رہا۔ اور نہ اب خدام کے مقابلہ میں دیر تک قائم رہے گا۔ میں نے سچائی سے اور انصاف سے فیصلہ کرنا چاہا مگر ان لوگوں نے حیلوں اور حجتوں سے لوگوں کو دھوکہ دینا چاہا۔ میرا خدا مجھے اسی طرح نہیں چھوڑے گا۔ وہ ان کے موجودہ اور آئندہ سب فریبوں سے مجھے محفوظ رکھے گا۔ اور اس کا ہاتھ رکے گا نہیں۔ جب تک کہ وہ سچ کو سچ ثابت نہ کر دے کہ اسکی شان کے یہی مطابق ہے اور اس کی صفات حسنہ اسی کی متقاضی ہیں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

× صد جھوٹ کا دیا کر ان کے خلاف احرار جھوٹ اور غلط فہمیوں اور ان کے خلاف ان کے ساتھ ہے۔ پھر اگر ان کے

خاکسار میرزا محمود احمد امام
جماعت احمدیہ قادیان ۲۱ نومبر ۳۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ثنائی مشن

اہل حدیث کا مشرکانہ عقیدہ

اخبار پیغام صلح لاہور مورخہ ۳ر نومبر کے صفحہ ۹ پر مکرمی خان بہادر میاں غلام رسول صاحب تمیم پنشنر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس حال صدر بلدیہ جھنگ کا ایک مضمون کسی شخص کے سوال کے جواب میں زیر عنوان "میں سلسلہ احمدیہ میں کیوں شامل ہوں" شائع ہوا تھا۔ جس میں میاں صاحب موصوف نے اپنے احمدی ہونے کے چند وجوہات رقم فرمائے جو اُن کے احمدی ہونے کا موجب ہوئے۔ جن میں ایک وجہ یہ بتائی۔ کہ "احمدیت شرک سے پاک ہے دوسرے مذاہب اور اسلام کے دوسرے فرقوں میں کہیں تو اللہ تعالےٰ کی ذات ہی میں شرک داخل ہو گیا ہے۔ ورنہ صفات میں تو تقریباً سب نے شرک کو داخل کر دیا ہے۔ انسان زادوں کا ہزاروں برس سے الاٰن کما کان آسمان پر موجود رہنا عالم الغیب ہونا۔ خالق طیور ہونا۔ مُردوں کو زندہ کرنا وغیرہ وغیرہ صریحاً شرک صفات باری تعالیٰ ہیں" یہ سب مشرکانہ عقائد رکھنے والے امرتسری نے اپنی بینی بریدہ کو چھپانے کی خاطر جہلا کر اہلحدیث مورخہ ۲۲ر نومبر میں زیر سرخی "تم نے قادیانی مسیح کو کیوں قبول کیا؟ "نا کو آئے" والی مشہور مثل کا مصداق بن کر ایک لایعنے اور بے معنے مضمون دہر گھسیٹا۔ جس میں عیسائیوں۔ یہودیوں۔ آریوں کے نقش قدم پر چل کر دعویٰ کر دیا۔ کہ

"مذاہب اسلامیہ میں اہلحدیث کو خالص توحید کا دعویٰ ہے۔ لہذا کوئی دوسرا اس دعوے میں مقابل ہو تو مذہب اہلحدیث مارے غیرت کے جوش میں آکر کہنے لگ جاتا ہے ؎

فرکت غم بھی نہیں چاہتی غیرت میری
غیر کی ہو کے رہے باشب فرقت میری

اس لئے سب سے پہلے ہم مرزا صاحب کی تعلیم توحید کو پیش کرتے ہیں..... ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ مرزا صاحب نے توحید کی بجائے اپنی جماعت کو بدترین شرک میں مبتلاء کیا ہے"

(اہلحدیث صفحہ)

آگے امرتسری آریہ اپنے دعویٰ کی دلیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فارسی کا شعر نقل کرتا ہے ؎

"شانِ احمدؐ را کہ داند جز خدا وندِ کریم
آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم"

یہ شعر نقل کر کے امرتسری یہودی گریبان پھاڑ کر زبان لٹکا کر ہاتھ پھیلا کر مونہہ بنا کر یوں بین کرتا ہے کہ

"اے آسمان تو گرتا کیوں نہیں۔ اے زمین تو شق کیوں نہیں ہوتی۔ اے پہاڑ تم پھٹتے کیوں نہیں۔ اے اللہ تیرا غضب بھڑکتا کیوں نہیں کہ تیری مخلوق (محمد صلعم) کو تیرے ساتھ ملا کر ایک کیا جاتا ہے۔ باوجود اس کے دعویٰ مسیحیت و مجددیت" (صفحہ)

یہ ہے رئیس الآریہ والیہود والنصاریٰ کا بلفظہ دعویٰ اور دلیل۔

خدا کی شان تو دیکھو کہ کلچڑی گنجی
حضور بلبل بستان کرے نواسنجی

کیا مقام حیرت ہے۔ کہ وہ لوگ جو مشرکانہ عقائد کے موجد اور خود ایسے عقائد شرکیہ میں مبتلا ہیں۔ وہ کس مُنہ سے واصلان حق فنا فی اللہ موحدین برگزیدگان رب العالمین کو اپنے گند میں ملوث کرتے ہیں جس طرح عیسائی اور آریہ اسلام اور بانی اسلام الف الف علیہ الصلوٰۃ والسلام اور قرآن مجید پر یہ جاہلانہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ قرآن مجید نے دنیا میں شرک پھیلایا۔ موحد اعظم محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ جیسا (معاذ اللہ) پڑھا کر شرک کلمہ پڑھا کر اپنے آپ کو خدا کا شریک ٹھہرایا۔ پھر قرآن میں اپنے ہاتھ کو خدا کا ہاتھ بتایا۔ اور ولکن اللہ رمیٰ کہکر اپنے فعل کو خدا کا فعل قرار دیا۔ وغیرہ من الہفوات۔ بعینہ امرتسری آریہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق عیسائیوں اور آریوں کے نقش قدم پر چل کر اور ان کا مثیل بن کر شرک کا تعلیم دینے کا الزام لگایا مگر امرتسری بیچارہ بھی اپنی فطرت سلیمہ سے مجبور ہے۔ کیونکہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلہ میں عیسائی اور یہودی اور آریہ بننے کا اقرار کیا ہوا ہے۔ جیسا کہ وہ اپنے اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۴ر مارچ ۱۹۱۱ء صفحہ ۲ میں باقرار صالح اپنی زبان و قلم سے یہ تسلیم کر چکا ہے کہ

ثناء اللہ مثیل ہے یہود و عیسائی آریہ کا

چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ

"یہ ہم مسلمانوں کا اور مرزائیوں کا اسیقدر فرق ہے۔ جو عیسائیوں اور محمدیوں میں ہے

نوٹ ۲۱ میں نے امرتسری کو آریہ یہودی۔ عیسائی اپنی طرف سے نہیں لکھا بلکہ اس برخوردار نے آج سے قریباً ۲۵ سال قبل اپنے آپکو عیسائیوں اور یہودیوں اور آریوں کا مثیل ہونا تسلیم کیا ہوا ہے جیسا کہ میں اسی مضمون میں آگے چلکر بتاؤنگا۔ (ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ ایک فریق دوسرے کی نسبت ایک رسول کو زیادہ مانتا ہے۔"

یہاں صاف لفظوں میں ثناء اللہ نے اپنے عیسائی ہونے کو تسلیم کیا ہے۔ اور احمدیوں کو مسلمان بنایا ہے۔ اور دلیل یہ دی ہے۔ کہ جس طرح مسلمان عیسائیوں سے زائد ایک رسول (محمد صلعم) کو مانتے ہیں۔ اسی طرح احمدی ایک رسول مثیل نصاریٰ سے زائد (مسیح موعود علیہ السلام) کو مانتے ہیں۔ پھر اسی پر بس نہیں بلکہ ثناء اللہ ۲۸ اپریل ۱۹۱۱ء کے اہلحدیث کے صـ۱ پر یہودی بھی بن جاتا ہے۔ اور تصدیق بالقلب کرتا ہوا یوں اپنی عیسائیت و یہودیت کی مزید توضیح کرتا ہے۔"

"ہمارا (ثناء اللہ کا) اور مرزائیوں کا فرق عیسائیوں۔ محمدیوں یا موسائیوں (یعنے یہودیوں) اور عیسائیوں کا سا ہے۔ جس طرح ان دونوں میں یہ تمیز ہے۔ کہ ایک دوسرے سے ایک رسول زیادہ مانتا ہے اسی طرح قادیانی امت ہم سے زیادہ مرزا صاحب کو رسول مانتے ہیں۔"

دیکھ لو! کیا کھلا اقرار ہے کہ ثناء اللہ کا منصب احمدیوں کے مقابلہ میں وہی ہے جو یہودیوں کا عیسائیوں کے مقابلہ میں تھا۔ کہ عیسائی مسیح ناصریؑ کو یہودیوں سے زائد ایک رسول مانتے تھے۔ اور یہودی مسیح علیہ السلام کے منکر اور مکذب ہو کر اس کو رسول نہ مانتے تھے۔ نیز ثناء اللہ کی حیثیت احمدیوں کے مقابلہ میں ویسی ہی ہے جیسی عیسائیوں کی مسلمان صحابہ کے مقابلہ میں کہ مسلمان محمد صلعم کو عیسائیوں سے زائد ایک رسول مانتے تھے۔ مگر عیسائی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے منکر اور مکذب بنکر آپؐ کو رسول نہ مانتے تھے اس حق پر زبان ثناء اللہ جاری ہونے سے خوب واضح ہو گیا۔ کہ احمدی جماعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک زائد رسول برحق اور صادق ماننے میں اسی طرح حق پر ہیں جس طرح عیسائی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو اور صحابہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو زائد رسول برحق ماننے میں حق پر تھے۔ اور جس طرح یہودی حضرت عیسےٰ کے انکار میں اور عیسائی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تکذیب میں بوجہ ایک زائد رسول ہونے کے باطل پر تھے ویسے ہی حضرت مسیح موعودؑ ایک زائد رسول کے انکار سے ثناء اللہ اور اس کے تمام ہمخیال باطل پر ہیں۔

اب دوسری طرح سمجھ لو

مولوی ثناء اللہ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ احمدیوں کی پوزیشن ثناء اللہ اور اس کے ہم خیال لوگوں کے مقابلہ میں وہی ہے جو مسیح علیہ السلام کو ایک زائد رسول برحق ماننے میں عیسائیوں کی یہودیوں کے مقابلہ میں تھی۔ پھر احمدیوں کی حیثیت ثناء اللہ اور اس کے ہم جنس کے مقابلہ میں وہی ہے جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک زائد رسول ماننے میں مسلمانوں کی عیسائیوں کے مقابلہ میں ہے۔ اور یہ امر مسلمہ فریقین ہے۔ کہ یہودیوں کے مقابلہ میں عیسائی حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا کا رسول ماننے میں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں مسلمان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا کا صادق رسول ماننے میں سراسر حق پر تھے۔ اور یہودی اور عیسائی دونوں ایک ایک زائد رسول کے انکار سے باطل پر۔

کیسا صاف اور کھلا کھلا سچا فیصلہ ہے ؎

کیا ہے مدعی نے فیصلہ سچا مرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

ناظرین! یہاں تک تو آپ نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے مثیل یہود و نصاریٰ ہونے پر ان کا اپنا اقرار اور بیان جو بمنزلہ اقرار باللسان و تصدیق بالقلب کے ہے ملاحظہ فرما لیا۔ مگر فاضل امرتسری کا مثیل آریہ ہونا ہنوز قابل ثبوت ہے جس کے بعد مولوی ثناء اللہ صاحب کو وہ حق حاصل ہو جائے گا جو ایک عیسائی اور یہودی اور آریہ کو نبوت مسیح علیہ السلام و رسالت محمد صلے اللہ علیہ وسلم و دیگر انبیاء صادقین پر اعتراض کرنے کا ہو سکتا ہے۔ سو بجولہ وقوتہ میں امرتسری کے آریہ ہونے کا بھی اس کی زبان سے اقرار کرا دیتا ہوں۔ تاکہ مجھ پر یہ الزام نہ رہے کہ میں نے امرتسری ایڈیٹر اہلحدیث کو یہودی۔ عیسائی اور آریہ اپنی طرف سے لکھا ہے۔

مولوی ثناء اللہ نے یہودی۔ عیسائی۔ آریہ بن کر اپنا حق قائم کیا ہے

سنو! فضیلتمآب باشندہ امرتسری ڈھاب نہایت معقول انداز میں تحریر فرماتے ہیں کہ

"یہ ہمارا حق ہے کہ ہم آپ (احمدیوں) کے مشن پر وہ سوالات کریں جو آپ کے رسول کی رسالت کے منافی ہوں۔ جس طرح عیسائی اور آریہ وغیرہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر اعتراض کرتے ہیں۔ پس ٹھیک اسی طرح ہم نبوت مرزائیہ پر معترض ہوتے ہیں۔" (اہلحدیث ۲۴ مارچ ۱۹۱۱ء صـ۲)

لیجئے! مطلع صاف ہو گیا اور امرتسری فاضل نے بغیر کسی ایچا پیچی کے لکھدیا کہ جس طرح ہنود۔ یہود مجوس۔ عیسائی۔ آریہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے منافی آپؐ پر اعتراض کرتے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح ہم مرزا صاحب مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت پر اعتراض کرتے ہیں۔ کیوں کرتے ہیں؟ اس لئے کہ ہم نے اپنے آپ کو اس مقام پر کھڑا کیا ہے جس پر یہودی مسیح علیہ السلام کے خلاف اور مسلمان محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف اور آریہ تمام سلسلہ رسالت کے خلاف کھڑے ہو کر مسیح ناصری اور نبی عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام و دیگر انبیاء کی رسالت کے منافی اعتراض کر کے ان کی رسالت کو باطل سمجھتے ہیں۔ پس ہم بھی ان منکرین مسیحؑ و محمدؐ کے مثیل اور ان کے حقیقی جانشین ہیں۔ اور ہم کو وہی حق نبوت احمدیہ کے متعلق حاصل ہے۔ جو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُن منکرین کو نبوت مسیحیہ و محمدیہ کے متعلق حاصل تھا

ایک سوال - یہاں قابل حل ہے۔ جس کا جواب امرت سری یہودی کے ذمہ ہے۔ اور وہ سوال یہ ہے۔ کہ بے شک آپ نے اپنا جو مقام تجویز کیا ہے۔ وہ درست ہے اور آپ کا یہ حق ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ آپ یہودیانہ۔ عیسائیانہ۔ آریانہ اعتراض حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء مسیح موعود علیہ السلام کی رسالت پر کریں۔ جس طرح آپ کے بڑے بھائی یہودی۔ عیسائی۔ آریہ سلسلہ رسالت پر کرتے ہیں۔ لیکن یہ پہلے بتاویں کہ یہودیوں کے جو اعتراض رسالت مسیح ناصری پر اور عیسائیوں کے نبوت محمدیہ پر اور آریوں کے قرآن مجید و اسلام و سلسلہ رسالت پر ہوتے ہیں وہ صحیح اور سچے ہوتے ہیں یا غلط اور جھوٹے؟ اگر شق اول ہے تو ان کے اعتراضات سے نبوت انبیاء باطل ہو جاتی ہے یا نہیں؟ اور اگر شق ثانی ہے۔ کہ وہ اعتراض جھوٹے اور غلط ہوتے ہیں۔ تو کس کے نزدیک۔ آیا اعتراض کرنیوالے ہی اپنے اعتراضات کو غلط قرار دیکر واپس لے لیتے ہیں۔ یا مصدقین انبیاء کے نزدیک ان کے اعتراض باطل اور لغو قرار پاتے ہیں؟ خواہ ان کو معترضین مانیں یا نہ مانیں مگر وہ ہوتے غلط ہیں؟ تاکہ ہم بھی آپ کے اعتراضات کے ساتھ وہی سلوک روا رکھیں۔ جو مصدقین انبیاء منکرین نبوت و رسالت کے اعتراضات سے رہتے ہیں؟ اس سوال کا جواب ذرا ہوش و حواس بجا کر کے عطا فرما دیں۔ بیّنوا و توجروا۔

واہ امرت سری فاضل ؎

ہوا احمدؐ سے تو منکر یہودیت تجھے بھائی!
کہاں سے تجھ کو اے ظالم تری قسمت کہاں لائی

یہودی آریہ عیسائی بن کے کیا لیا تو نے
بجز قہر الٰہی کون سی جاگیر ہاتھ آئی

یہودیت سے تھا انکار ابراہیمؑ مسلم کو!
نفی نصرانیت کی ہے خدا نے اس سے فرمائی

مگر تو نے اسی کو ہے کیا منظور خوش ہو کر
پرائی بدشگونی میں ہے اپنی ناک کٹوائی

عداوت میں مسیحا کی مثیل اون کا بنا ظالم
کبھی ہے آریہ بنتا کبھی بنتا ہے موسائی

آمدم برسر مطلب

الغرض مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس مماثلت سے اپنا حق لے کر حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق یہ ادعاء باطل کیا ہے کہ مرزا صاحب نے بجائے توحید کے بدترین شرک کی تعلیم دی ہے جس کے ثبوت میں یہ شعر پیش کیا ہے

"شان احمدؐ را کہ داند جز خداوند کریم
آنچناں از خود جدا شد در میان افتاد و میم"

امرتسری نے اپنے مضمون میں اس شعر کو غلط لکھا ہے کہ "گز میاں" کی جگہ "در میان" نقل کر دیا۔ جس سے اس کی شعر فہمی اور فضیلت کی مٹی پلید ہو گئی۔ کہ اس کو "در" اور "گز" کے معنی بھی نہیں آتے۔ بہرحال اس شعر کو بدترین شرک کی تعلیم بتایا ہے۔ جس کے جواب میں ہم تحقیقی اور الزامی دونوں طریق سے انشاء اللہ اس کا گھر پورا کرتے ہیں۔ مگر اس سے قبل امرتسری تاریہ کے چند مشرکانہ عقائد مشتے از خروارے کے طور پر ناظرین کی واقفیت کے لئے نقل کرنے ضروری سمجھتے ہیں۔

اہلحدیث کا دجال اکبر

مدعیان توحید وہابی گروہ کا ایک مقبولہ اور پسندیدہ دجال ہے۔ جس کے اوصاف اور صفات یہ لوگ ایسے مانتے ہیں۔ جو ذات باریتعالیٰ سے مخصوص ہیں۔ سنیئے ثناء اللہ کا وہ دجال جس کے اہلحدیث بیقراری سے منتظر اور جس کے لئے ہر وقت چشم براہ رہتے ہیں۔ وہ

"ایک دہقانی کے پاس آوے گا۔ اس کو کہیگا کہ اگر میں تیرے اونٹ مُردہ کو زندہ کر دوں تو میری ربوبیت پر اعتقاد کرے گا یا نہیں! وہ کہیگا۔ کہ ہاں پس صورت بنا لاویگا دجال واسطے دیہاتی کے شیطانوں کو مثل اونٹوں اس کے کی ایسی طرح سے کہ بہتر ہوں تہنوں کو ہانوں اونٹ مُردہ سے"

(۲) "وہ (دجال) حکم کرے گا ابر کو پس برساوے گا ابر مینہ کو اور حکم کرے گا زمین کو پس اُگاویگی زمین"

(۳) "پھر آویگا دجال ایک اور قوم کے پاس بلاویگا ان کو طرف اپنی خدائی کے دعویٰ کے وہ قوم اس کے دعویٰ خدائی کو قبول نکریگی پس ہو جاوے گی وہ قوم قحط اور خشک سالی اور سختیوں میں ایسی مبتلا کہ نہ باقی رہے گا ان کے ہاتھ میں مال"

(۴) "پھر گذریگا دجال ویرانہ پر کہیگا ویرانہ کو نکال اپنے خزانوں کو پس پیچھے پیچھے چلینگے دجال کے خزانے اس ویرانہ کے"

(۵) "پھر بلاویگا دجال ایک شخص کو جو بھرا ہوگا جوانی میں۔ پس مارے گا اس کو تلوار کر دے گا اس کے دو ٹکڑے اور دونوں ٹکڑوں کو ایک تیر کے مقدار فاصلہ پر پھینک دیگا۔ پھر بلاویگا دجال اس جوان کو پس وہ جوان زندہ ہو کر سامنے آوے گا دجال کے" (مرقع قادیانی اکتوبر ۳۵ء)

یہ ہے ناظرین اہلحدیث کا دجال جو خدائی صفات رکھنے والا ہے کہ وہ اونٹ بھی بنا دے گا۔ آسمان و زمین اس کے تابع فرمان ہونگے۔ جب ابر کو حکم دے گا۔ بارش برسے گی جب زمین کو حکم دیگا۔ وہ پیداوار اُگاویگی جب قحط ڈالنا چاہے گا قحط پڑ جائے گا۔ جب خشک سالی چاہے گا۔ تو ایک قطرہ نہ برسیگا۔ ویران جنگلوں کو حکم دیگا کہ وہ تمام خزانے اُگل دیں۔ وہ اُگل دینگے۔ مردوں کو زندہ کر دکھائے گا۔ مختصر یہ کہ الوہیت کے تمام صفات مینہ برسانا۔ زمین سے اُگانا۔ اونٹ پیدا کرنا مردہ جلانا جو خاصہ الٰہی ہے۔ جس میں خدا نے کسی مخلوق کو اپنا شریک نہیں بنایا نہ کسی کو یہ اختیارات دیئے

؎ خاکسار ایڈیٹر فاروق کا لاجواب رسالہ "چودھویں صدی کا یہودی" ۴ر کے ٹکٹ ڈاک بھیجکر دفتر فاروق سے منگا کر لطف حاصل کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ سب کے سب وہابیوں کے دجال میں ہونگے۔

قابل دریافت سوال

بھلا ان احمقوں سے کوئی پوچھے۔ کہ یہ خدائی صفات دجال میں اپنے ذاتی ہونگے۔ یا خداوند کریم سے اس کو عاریتہ ملیں گے۔ اگر اس کے ذاتی ہیں۔ تو پھر اس کو خدا نہ ماننا کس وجہ سے درست ہے۔ کیونکہ یحیی و یمیت تو خاص الہ العالمین کی ہی ذات ہے جبکہ وہ یہ سب کام کر دکھائے گا۔ تو کیوں تم اس کو خدا نہ مانو گے۔ اور اگر یہ اختیارات اس کو عارضی طور پر خدا کی طرف سے ملیں گے۔ تو اس کا ثبوت کیا ہے؟ قرآن مجید میں تو خدا فرماتا ہے۔ کہ لا یشرک فی حکمہ احداً کہ خدا اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔ نیز بتاؤ آپ کے دجال نے کونسی ایسی عبادت خدا تعالیٰ کی کی تھی۔ جس کے باعث وہ اتنا مقبول بارگاہ ہوا۔ کہ اس کے صلہ میں اس کو خدائی اختیارات اور صفات عطاء فرمائی گئیں؟ کیا یہ خدائی قدرتیں دجال کے ہی حصہ میں آنی تھیں۔ کوئی رسول کوئی نبی حتےٰ کہ سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی باوجود خدا کا مظہر اتم ہونے اور عبدہ بننے کے ان میں سے ایک آدھ طاقت بھی نہ دی گئی۔ آپ کے ان عقائد ماننے سے تو یہ لازم آتا ہے کہ تمام اولین و آخرین میں سے صرف وہابیوں کا دجال ہی اس خداوندی انعام کا مستحق نکلا۔ شاید اس لئے کہ بقول اہلحدیث وہ ایک آنکھ سے کانا ہوگا۔ اور ک۔ ف۔ ر (کفر) بھی اس کی پیشانی پر کندہ ہوگا۔ جس کو مولوی فاضل امرتسری ہو یا لندن کا آئی۔ سی۔ ایس ہو یا امریکہ کا ڈگری یافتہ ہو۔ خواہ افریقہ کا جنگلی پڑھنہ غرض کسی زبان کا جاننے والا ہو۔ اس کو دور سے ہی دجال کی پیشانی پر یہ سرٹیفکیٹ لٹکتا نظر آجائیگا جس کو وہ پڑھ لے گا۔ واہ کیا اہلحدیث کی شان توحید ہے۔ اور کیا اعلےٰ اور معقول اعتقاد ہے کہ اشرالناس وہابیوں کا خناس دجال خدائی صفات سے متصف ہو کر زمین و آسمان پر حکمرانی کرے گا۔

استغفر اللہ، ثم استغفر اللہ۔ ثم استغفر اللہ

اے آسمان تو گرتا کیوں نہیں! اے زمین تو شق کیوں نہیں ہوتی! اے پہاڑو تم پھٹتے کیوں نہیں! اے اللہ تیرا غضب بھڑکتا کیوں نہیں، کہ وہابیوں نے ایک اشرالناس دجال کو تیری طاقتیں اور صفات دیکر خدا بنا دیا ہے۔ اور ذرا نہیں شرماتے۔ اور ہچکچاتے باوجود ایسے خبیث عقائد اور مشرکانہ تعلیم کے اہلحدیث کو پھر خالص توحید کا دعویٰ ہے ؎

مولوی جی کیا یہی توحید ہے
سچ بتا کس دیو کی تقلید ہے

پیارے ناظرین! ایسے گندے اور مشرکانہ اور جاہلانہ اعتقاد رکھنے والا انسان بھلا کس منہ سے کہتا ہے۔ کہ مرزا صاحب نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی میں یہ شعر لکھ کر کہ ؎

شان احمد را کہ داند جز خداوند کریم
آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد و نیم

بدترین شرک کا ارتکاب کیا ہے۔ پھر اسی پر بس نہیں آگے اور ملاحظہ فرمائیے:

وہابیوں کا عیسےٰ مسیح

ان ظالموں نے ایک طرف تو خدا و رسول کے دشمن دجال اکبر کو خدا بنا کر دکھایا ہے۔ دوسری طرف خدا کے مقرب حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو شریک خدائی ٹھہرایا ہے۔ جیسا کہ وہابیوں کا اعتقاد ہے کہ

(۱) عیسےٰ علیہ السلام عالم الغیب تھے کہ لوگوں کو جو وہ دال دلیہ گھر سے کھا کر آتے۔ اور جو کچھ گھروں میں چھوڑ آتے تھے فوراً بتا دیا کرتے تھے۔ کہ تم نے یہ کھایا ہے اور یہ گھر میں رکھا ہے۔

(۲) وہابی کہتے ہیں کہ عیسےٰ مٹی کے کھلونے بنا کر اس میں پھونک مار دیتے تھے۔ جس سے وہ زندہ پرندے ہو کر اڑنے لگتے تھے۔

(۳) وہابی مانتے ہیں کہ عیسےٰ مادر زاد اندھوں اور کوڑھیوں کو اچھا کر دیا کرتے تھے۔ اندھے آنکھوں والے اور کوڑھی تندرست نو بہ نو ہو جایا کرتے تھے۔

(۴) وہابی اعتقاد رکھتے ہیں کہ عیسےٰ علیہ السلام حقیقی مردوں کو زندہ کر دیتے تھے۔ جن پر سالہا سال سے موت حقیقی وارد ہو چکی تھی۔

(۵) وہابیوں کا ایمان ہے کہ دو ہزار برس ہوئے عیسےٰ ۳۳ سالہ نوجوان اس جسم خاکی عنصری کے ساتھ آسمان پر اڑ گئے اور خدا کے پاس بیٹھے ہیں۔

(۶) وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ عیسےٰ باوجود جسم عنصری کے ابتک بغیر کھانے پینے کے زندہ آسمان پر ہیں۔ اور ان کی عمر اور ان کے جسم خاکی میں کوئی تغیر نہیں ہوا۔ وہ جیسے گئے تھے ویسے ہی آج تک ہیں۔ اور آئندہ خدا جانے کب تک الآن کما کان کے مصداق بن کر رہیں گے:

یہ وہ عقائد ہیں۔ جو ان نااہلوں نے خدا کے ایک عاجز بندے اور رسول کے بارے میں گھڑ لئے ہیں۔ عالم الغیب اس کو بتایا۔ جانوروں کا خالق اس کو بتایا۔ اندھوں کو آنکھیں دینے والا اس کو بتایا حقیقی مردوں کو زندہ کرنے والا اس کو بتایا۔ آسمان پر اس کو چڑھایا۔ انسان ہوتے ہوئے اور خاکی جسم رکھتے ہوئے کو بغیر خورد و نوش کے زندہ بتایا۔ تغیرات زمانہ سے محفوظ رکھ کر الآن کما کان والی خدائی صفت سے اس کو متصف کیا۔ پھر ان سب خلق و احیاء و غیب دانی و شفا رسانی اور کما کانی والی صفتوں کے متعلق یہ سنایا۔ کہ خدا نے ہی اس کو یہ سارے اختیارات دیئے تھے۔ حالانکہ قرآن مجید میں غیر اللہ جن کو معبود بنایا گیا تھا۔ جن میں مسیح ناصری بھی شامل ہیں۔ ان کے حق میں محکمات میں فرمایا ہے کہ لا یخلقون شیئاً انہوں نے کوئی چیز پیدا نہیں کی۔ مگر وہابی کہتے ہیں کہ مسیح نے پرندے پیدا کئے ہیں۔ پھر انبیاء کے متعلق فرمایا کہ وما جعلناھم جسداً لا یاکلون الطعام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم نے نبیوں کے ایسے جسم نہیں بنائے جو بغیر کھانے کے زندہ رہیں۔ مگر وہابی کہتے ہیں۔ کہ مسیح بغیر کھانے کے زندہ ہے۔ پھر تغیرات کے بارے میں فرمایا۔ کہ نخرجکم طفلاً ثم لتبلغوا اشدکم ومنکم من یتوفی ومنکم من یرد الی ارذل العمر یعنے انسانوں کو بچہ پیدا کیا پھر وہ جوان بالغ ہوئے۔ جن میں سے بعض وفات دیئے گئے۔ اور بعض ارذل عمر بڑھاپے تک پہنچے۔ مگر مسیح اس قانون سے بھی مستثنےٰ رہے کہ ان پر دو ہزار برس گذرنے پر بھی بڑھاپا نہ آیا۔ جیسے جوان تھے۔ ویسے ہی موجود رہیں گے۔ پھر قرآن مجید فرماتا ہے۔ کہ انہ یحیی الموتیٰ یعنے خدا ہی مردہ کو زندہ کرتا ہے۔ مگر وہابی کہتے ہیں کہ مسیح بھی مردے زندہ کرتے تھے۔ پھر خالق کی یہ صفات مخلوق کو دیکر ایسے شرک ظاہر سے بچنے کے لئے عذر یہ کرتے ہیں کہ یہ سارے خدائی کام مسیح خدا کے حکم سے کرتے تھے حالانکہ قرآن مجید میں ایک لفظ بھی ایسا نہیں ملتا۔ جس میں خدا نے فرمایا ہو کہ موت و حیات وغیرہ پر جو خاص الوہیت کی صفات ہیں۔ کسی مخلوق کو بھی برائے چندے شریک کر لیا کرتا ہوں۔ وہاں تو نص صریح موجود ہے کہ لا یشرک فی حکمہ احداً یعنے خدا کسی کو اپنے حکم میں شریک نہیں کرتا۔

غرض یہ ہے وہابیوں کی وہ توحید جس کے متعلق امرتسری یہودی لکھتا ہے۔ کہ "اہلحدیث کو خالص توحید کا دعویٰ ہے" سبحان اللہ کیا توحید ہے۔ ایک طرف دجال کو خدائی صفات دیدیں۔ اور وہاں بھی یہ عذر تراشا کہ وہابیوں کے دجال کو یہ سب اختیارات خدائی خود خدا نے دیئے ہیں۔ اور خدا کے حکم سے ہی وہ یہ قدرتیں دکھائیگا دوسری طرف عیسےٰ علیہ السلام کو شریک باری بنا کر وہاں بھی یہی حیلہ بنا لیا کہ وہ خدا کے حکم سے خدائی کام کرتا تھا۔ تف ہے اس توحید پر اور حیف ہے ایسے عقائد پر ؎

کیوں بنایا ابن مریم کو خدا
اس خداوانی پہ تیری مرحبا
کیوں بنایا اس کو باشانِ کبیر
غیب داں و خالق و حی و قدیر
کیا بشر میں ہے خدائی کا نشاں
الاماں ایسے گماں سے الاماں
کیا یہی توحید حق کا راز ہے
جس پہ اترا کر تمہیں یہ ناز ہے۔

امرت سری آریہ کا گدھاپن

یہ سرخی پڑھ کر فاضل امرتسری ناراض نہ ہوں بلکہ صبر و سکون سے اس سرخی کا ثبوت سنیں۔ یہ لفظ "گدھاپن" اور "آریہ" آپ کے حق میں ہم نے اپنی طرف سے نہیں لکھا۔ بلکہ جناب والا نے ہی اپنی ذات شریف کے لئے یہ الفاظ پسند فرمائے ہیں۔ آپ کا آریہ بننا تو اوپر آپ کی زبان مبارک سے نقل کیا جا چکا ہے "گدھاپن" کا جدید القاب اسی اہلحدیث مورخہ ۲۲ نومبر ۳۵ء کے صہ ۵ کالم ۳ سطر ۲۱ میں مسطور ہے۔ پرچہ مذکور فائل سے اٹھا کر ملاحظہ فرمالیں۔ اس کے بعد اگر آپ پوچھیں۔ کہ آپ کا گدھاپن کیونکر معلوم ہوا؟ تو وہ ہم سے سن لیجئے۔ آپ نے حضرت حجۃ اللہ علے الارض سیدنا مسیح موعود علیہ السلام پر تحدی سے ایک شعر کی بناء پر یہ الزام لگایا ہے۔ کہ اس شعر کے ذریعہ مرزا صاحبؑ نے اپنی جماعت کو "بدترین شرک" میں مبتلاء کیا ہے۔ حالانکہ اتنے بڑی دعویٰ شرک کے لئے ضروری تھا۔ کہ آپ حضرت مرزا صاحب کی ۸۰ کتابوں اور ہزاروں اوراق کی تحریروں سے اپنے اس گوزشتر کے مصداق دعوی کا ثبوت دیتے۔ نہ کہ ایک مدرجہ نظم میں سے ایک مصرعہ کی بناء پر جس کو اپنی کج فہمی اور جہالت سے سمجھنے کی توفیق نہ پاکر شرکیہ عقیدہ بتانے لگے۔ اتنے بڑے دعویٰ کی بنیاد رکھتے۔ یہ ہے حماقت مآب کا "گدھاپن" پھر ؎ آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم۔ کا نام آپ نے "مرزا صاحب کی تعلیم توحید" رکھا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور "گدھاپن" کیا ہوگا۔ کہ اپنی نافہمی اور جہالت سے خود ہی کسی عبارت کا مفہوم غلط سمجھکر اپنی غیادت کا دوسرے پر اثر ڈالیں۔ سنو! یہ مصرعہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عاشقانہ نظم کا ہے۔ جو حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں حضورؑ نے فرمائی۔ اس کو آپ کی سوء فہمی اور تیرہ درونی اور خشک علمی نے "بدترین شرک" بنایا ہے ؎ ورنہ اس کا مطلب صاف اور واضح ہے۔

سیّد العرب والعجم کی شان

کیونکہ سرور انبیاء سید الاولین والآخرین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہی وہ انسان کامل ہیں۔ جن کو خدا تعالیٰ کی صفات کا مظہر اتم بنایا گیا۔ اور آپؐ ہی وہ خدا نما وجود ہیں۔ جن کے آئینہ میں خدا کا چہرہ نظر آیا۔ یہی وہ وجود باجود و مسعودؐ ہے۔ جس کو یہ حکم آسمانی پہنچا کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یعنے لوگوں کو اے محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم سنا دو کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ اور اس کا صلہ تم کو یہ ملے گا کہ یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم۔ پھر خدا تم سے محبت کرے گا۔ اور تم کو اپنا محبوب بنالے گا۔ اور تمہاری ساری کمزوریوں اور خطاؤں کو ڈھانپ دیگا۔ معاف کر دیگا۔ بخشدیگا۔ اور یہی وہ مکمل وجود ہے۔ جس نے اپنی ذات اور خودی کو مٹا کر صبغۃ اللہ سے رنگین ہو کر فنا فی اللہ کے مقام پر پہنچکر ؎ "آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم" کا مرتبہ حاصل کیا۔ یعنے وہ خودی سے ایسا جدا ہوا۔ کہ وصف (از خود جدا شدن) میں یکتا ہو گیا۔ احدیت سے مراد خدائی یا وحدت وجودی نہیں بلکہ فنا فی اللہ کا وہ مقام ہے۔ جس کا اظہار قرآن مجید نے ان الفاظ میں فرمایا ہے کہ اے محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ۔ ید اللہ فوق ایدیھم یعنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں تحقیق وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ہے ان کے ہاتھوں کے اوپر۔ یہاں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کو اللہ نے اپنا ہاتھ بتایا ہے۔ پھر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے کنکریاں پھینکنے کے فعل کو اپنا فعل قرار دیکر فرمایا وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمٰی۔ یعنے تو نے نہیں پھینکیں وہ کنکریاں خدا نے پھینکیں تھیں۔ یہی وہ شان احمد ہے جس کو ثناء اللہ بیچارہ خشک ملانہ کیا جانے خداوند کریم ہی جانتا ہے۔ اسی مقام کا اظہار حضور فداہ روحی صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے خداء تبارک وتعالیٰ نے بایں الفاظ کرایا قل ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین۔ اے محمد کہدو کہ میری نماز۔ قربانی۔ میرا جینا۔ مرنا سب اللہ کے لئے ہے۔ اپنا میرا کچھ نہیں۔ اسی مقام فانی باللہ کا حضرت مسیح موعودؑ نے ان اشعار میں ذکر فرمایا ہے کہ ؎

زاں نمط شد محو دلبر کز کمال اتحاد
پیکر او شد سراسر صورت رب رحیم

ان اللہ خلق آدم علی صورتہ کا کامل ومکمل پیکر محمد تھا۔ صلے اللہ علیہ وسلم اس حقیقت کے اظہار کو شرک بنانا اُسی شخص کا کام ہے جو شانِ احمد کا منکر اور دشمن خیر الانام ہے۔ دیکھو وہابیوں کے سردار اور ممدوح مولنا سید محمد اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ نے اس مقام کا اقرار اپنے رسالہ "صراط مستقیم" میں اس طرح فرمایا ہے کہ

"چوں امواج جذب وکششِ رحمانی نفس کاملہ ایں طالب را در قعر لجج بحار احدیت فرو میکشد زمزمۂ انا الحق ولیس فی جبتی سوی اللہ از ان سر بر می زند..... ایں مقالست بس باریک ومسئلہ ایست بس نازک دکہ از فہم عدو اللہ ثناء اللہ بالاتر است۔ ایڈیٹر) باید کہ دراں نیک تامل کنی..... وزنہار دریں معاملہ تعجب نہ نمائی وبانکار پیش نہ آئی زیرا کہ چوں از نار دادیٔ مقدس ندائے انی انا اللہ رب العالمین سر بر زد۔ اگر از نفس کاملہ کہ اشرف موجودات است وممونہ حضرت ذات است آواز انا الحق برآید محل تعجب نیست"

چونکہ ثناء اللہ مدعی سمہ دانی ہے۔ میں اس فارسی عبارت محولہ کا ترجمہ نہیں کرتا وہ اگر فارسی جانتا ہے تو سمجھ لے ورنہ کسی فارسی خوان سے پوچھ لے۔

توریت کی پیشگوئی

حضرت موسےٰ علیہ السلام نے توریت کی کتاب استثنا میں جن الفاظ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آمد کی پیشگوئی فرمائی ہے اور ثناء اللہ نے بھی اس کو اپنی کتابوں میں بطور استدلال نقل کیا ہے۔ اب دیکھیں کہ یہ توحید کے لئے بڑی غیرت رکھنے والا اللاں اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک عاشقانہ مگر صداقت پر مبنی مصرعہ کو "بدترین شرک" بتلاتا ہے۔ تو موسےٰ علیہ السلام کی پیشگوئی مندرجہ ذیل کے متعلق کونسی قسم شرک جلی کی قرار دیتا ہے۔

موسیٰؑ کے الفاظ

"خداوند سینا سے آیا۔ اور شعیر سے اُن پر طلوع ہوا اور فاران ہی کے پہاڑ سے جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا اور اس کے داہنے ہاتھ ایک آتشی شریعت ان کے لئے تھی" (استثناء ۳۳/۲)

اب توحید کا مدعی امرتسری ذرا بتائے تو سہی کہ موسےٰ نے اس پیشگوئی میں "خداوند سینا سے آیا" کس مبارک وجود کے حق میں فرمایا ہے۔ کیا اسی ذاتِ مطہر کے جس کی شان ؎ آنچناں از خود جدا شد کز میان افتاد میم کہہ یہ تعریف کی گئی ہے یا کسی اور کی؟ اور خداوند کے کیا معنے مراد لئے گئے ہیں؟

(صفحہ الاسلام ایڈیٹر قادیان میں میرزا قاسم علی پرنٹر و پبلشر نے چھپوا کر فاروق منزل قادیان سے شائع کیا)

مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم توحید کے متعلق!

کاش امرتسری یہودی یہ بہتان عظیم اور بے بنیاد دعویٰ کرتے وقت ذرا تو سوچ لیتا کہ میں کس برگزیدہ انسان کے متعلق ایسا جھوٹ منسوب کرتا ہوں۔ جس سے آسمان بھی لرز جاتا ہے۔ مسیح موعودؑ نے اگر یہ تعلیم جماعت کو دی ہوتی۔ کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور خداوند کریم دونوں ایک وجود ہیں۔ یا خدا محمدؐ میں حلول کر آیا ہے۔ تو اس کا اثر مزور تمام جماعت پر پڑتا اور احمدیوں کا بھی اعتقاد ہوتا۔ کہ خدا میں اور محمدؐ میں کوئی فرق نہیں۔ دونوں ایک ہیں۔ مگر ایسا تو امرتسری بوالہوس ثابت کرنے سے عاجز ہے۔ مسیح موعودؑ نے اپنی تعلیم جو جماعت کو دی ہے۔ وہ "کشتی نوحؑ" اور دیگر تصانیف میں نہایت مفصل طور پر درج ہے۔ جن میں توحید کے متعلق یہ تعلیم دی ہے۔

"اے سننے والو سنو! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے۔ بس یہی کہ تم اُسی کے ہو جاؤ۔ اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو۔ نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے۔ جیسا کہ پہلے زندہ تھا۔ وہ وہی واحد لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں اور جس کی کوئی بیوی نہیں۔ اور وہ وہی بے مثل ہے جس کا کوئی ثانی نہیں اور جس کی طرح کوئی فرد کسی خاص صفت سے مخصوص نہیں اور جس کا کوئی ہمتا نہیں جس کا کوئی ہم صفات نہیں۔ الخ (الوصیت ص۱)

پس امرتسری کا یہ دعویٰ کہ مرزا صاحب نے بدترین شرک کی تعلیم جماعت کو دی ہے ایسا ہی بکواس ہے جیسا کہ آریہ عیسائی اسلام کے بارے میں کرتے رہتے ہیں۔ نہ وہ سچے نہ امرتسری ان کا مثیل سچا ہے ؎ ہیں مردود شاگرد واستاد دونوں

آخر میں وہابیوں کے محی السنۃ قاطع البدعت خانہ ساز مجدد بھوپالوی کا ایک مصرعہ امرتسری وہابی کی گوشمالی کیلئے پیش کر دیتا ہوں جو اس نے ایک عالم اسلام قاضی شوکانی کی روح سے استعانت طلب کرتے ہوئے لکھا ہے ؎

"رو شیخ سنت مدد ے قاضی شوکان مدد ے" ۴

۴ اب امرتسری آریہ بتائے کہ کس درجہ کا یہ شرک ہے؟ باقی خرافات ثنائی کا جواب انشاء اللہ آئندہ دوں گا۔ فانتظروا۔